مقامِ غم

مولانا سید ابوالخیر مودودی بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء (مطابق ۴ شوال ۱۳۹۹ھ) بروز سہ شنبہ بوقت ایک بجے دوپہر انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن!

مرحوم مولینا سید ابوالاعلیٰ مدظلہٗ کے بڑے بھائی تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ صدمہ سب سے بڑھ کر مولینا ابوالاعلیٰ مودودی ہی کے لیے ہے اور آج وطن سے ہزاروں میل دوری پر جب انہیں یہ اطلاع ملے گی، تو احساس کچھ شدید تر ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں مرحوم کے اہل خانہ، اور خاندان کے بقیہ افراد کے لیے یہ ایسا مقامِ غم ہے کہ راقم اور ادارہ ترجمان القرآن کے جملہ وابستگان اپنے مخلصانہ جذباتِ ہمدردی کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اُدھر مولینا ابوالخیر مرحوم کے لیے دُنیائے علم بھی ماتمی ہے۔ مرحوم نے جدید و قدیم علوم کی مہارت کے ساتھ دارالترجمہ حیدرآباد کے زیرِ اہتمام برصغیر کی ملتِ اسلامیہ کی قیمتی خدمات انجام دی ہیں اور نہیں تو کم سے کم مرحوم کی ایک خدمت فتوح البلدان کے اُردو ترجمہ سے تو بیشتر اصحابِ مطالعہ واقف ہوں گے۔ "ڈھنڈورے" کے اس دور میں اُن کی شہرت گریزی ہی تھی کہ اوّل درجے کے ایک مصنّف و محقق، ایک مترجم اور ایک تنقید نگار اور مؤرخ کے قدرداں صرف خواص ہیں۔

مولینا ابوالخیر کی شخصیت صرف علمی ہی نہ تھی، وہ دینی لحاظ سے بھی ایک مقام رکھتے تھے، نیز اُن کا مزاج ایک خاص رنگِ تصوف میں رنگا ہوا تھا۔

پھر جیسے کہ میاں طفیل محمد صاحب نے اپنے بیان میں اشارہ کیا ہے، مولینا ابوالخیر مرحوم نے نہ صرف کہ والد گرامی کی وفات کے بعد مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری پوری کی اور تحریکِ اسلامی کے سلسلے میں مولانا پر جو مشکل اَدوار گذرے اُن میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا، بلکہ وہ جماعتِ اسلامی سے بھی خیرخواہانہ محبت رکھتے تھے۔ ترجمان القرآن کے وہ کئی برس سے پبلشر بھی تھے۔

خداوندِ کریم سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم کی رُوح کو انوارِ رحمت سے فیضیاب کرے اور اُن

(باقی بر صفحہ ۴۸)